صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 15۔اگست 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

سوموار 15۔اگست 2016ء 11ذیقعد 1437ہجری 15 ظہور 1395 ھش جلد 66-101 نمبر 185

کسی کی بزرگی کوئی فائدہ نہیں دیتی

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہر نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اور حمد اسی کی ہے اور وہ ہر ایک امر پر قادر ہے۔اے اللہ تیری عطا کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک دے وہ کوئی دے نہیں سکتا اور کسی بزرگی والے کی بزرگی تیرے مقابلہ میں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء بعد الصلوٰۃ حدیث نمبر:5855)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

''نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کا خدا کے سامنے پیش کرنا اور اس سے اپنی حاجت روائی چاہنا کبھی اس کی عظمت اور احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی ذلت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدہ میں گر جانا اور اس سے اپنی حاجات کا مانگنا۔ یہی نماز ہے کہ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے تو ایسا ہے۔اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا اور پھر اس سے دعا مانگنا۔''

''وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے اسی طرح پر نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔

یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی۔نماز صرف ٹکروں کا نام نہیں ہے۔بعض لوگ نماز کو تو دو چار چونچیں لگا کر جیسے مرغی ٹھونگیں مارتی ہے ختم کرتے ہیں اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کرتے ہیں حالانکہ وہ وقت جو اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرنے کے لئے ملا تھا اس کو صرف رسم اور عادت کے طور پر جلد جلد ختم کرنے میں گزار دیتے ہیں اور حضور الٰہی سے نکل کر دعا مانگتے ہیں۔نماز میں دعا مانگو۔''

''نماز کیا ہے؟ یہ ایک خاص دعا ہے مگر لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے۔اس کے غناء ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا، تسبیح اور تہلیل میں مصروف رہے بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے۔

دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذت نہ رکھی ہو۔اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کے لئے لذت و سرور نہ ہو۔......ضروری ہے کہ عبادت میں لذت اور سرور بھی درجہ غایت کا رکھا ہو۔اس میں بھی ایک لذت اور سرور ہے اور یہ لذت اور سرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظ نفس سے بالاتر اور بلند ہے۔......جیسے عورت اور مرد کے باہمی تعلقات میں ایک لذت ہے اور اس سے وہی بہرہ مند ہو سکتا ہے جو مرد اپنے قویٰ صحیحہ رکھتا ہے۔ایک نامرد اور مخنث وہ حظ نہیں پا سکتا اور جیسے ایک مریض کسی عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ غذا کی لذت سے محروم ہے اسی طرح پر ہاں ٹھیک ایسا ہی وہ کمبخت انسان ہے جو عبادت الٰہی سے لذت نہیں پا سکتا۔عورت اور مرد کا جوڑا تو باطل اور عارضی جوڑا ہے۔میں کہتا ہوں حقیقی ابدی اور لذت مجسم جو جوڑ ہے وہ انسان اور خدا تعالیٰ کا ہے۔

مجھے سخت اضطراب ہوتا اور کبھی کبھی یہ رنج میری جان کو کھانے لگتا ہے کہ ایک دن اگر کسی کو روٹی یا کھانے کا مزہ نہ آئے تو طبیب کے پاس جاتا اور کیسی کیسی منتیں اور خوشامدیں کرتا ہے۔روپیہ خرچ کرتا۔دکھ اٹھاتا ہے کہ وہ مزا حاصل ہو۔

مگر آہ ! وہ مریض دل وہ نامراد کیوں کوشش نہیں کرتا جس کو عبادت میں لذت نہیں آتی؟ اس کی جان کیوں غم سے نڈھال نہیں ہو جاتی؟ کس قدر بے نصیب ہے۔کیسا ہی محروم ہے۔عارضی اور فانی لذتوں کے علاج تلاش کرتا ہے اور پا لیتا ہے۔کیا ہو سکتا ہے کہ مستقل اور ابدی لذت کے علاج نہ ہوں؟ ہیں اور ضرور ہیں......ان کو اس لذت اور سرور کی اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے۔''

(الفضل 7مارچ 2015ء)

ہفتہ وقف جدید

امرائے کرام،صدر صاحبان،سیکرٹریان مال وقف جدید سے گزارش ہے۔کہ 26/اگست تا 2 ستمبر 2016ء ہفتہ وقف جدید منانے کا اہتمام فرمائیں۔حضرت فضل عمر بانی تحریک وقف جدید فرماتے ہیں۔

''احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ کریں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں''۔

اس ارشاد کی روشنی میں احباب جماعت میں وقف جدید کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے تمام جماعتوں کو ہفتہ وقف جدید برائے مساعی خاص وقف جدید کا اہتمام کرنے کی درخواست ہے۔ ہفتہ وقف جدید منانے کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل ضروری امور مدنظر رہیں۔

وقف جدید کے چندے حسب ذیل ہیں

1 : **بالغان۔** (لجنہ۔خدام۔انصار)

2: **دفتر اطفال۔**(اطفال۔ ناصرات اور سات سال سے کم عمر کے بچے/ بچیاں)

3 : **امداد مراکز نگر پارکر**

☆اگر آپ نے جماعت کے وعدے تا حال نہیں بھجوائے تو جلد مکمل کر کے بھجوائیں اور وعدوں کے ساتھ وصولی مکمل کرنے کی کوشش کی جائے۔

☆اگر آپ وعدے بھجوا چکے ہیں تو وعدوں پر نظر ثانی کی درخواست ہے۔اچھی طرح چیک کر لیں کہ کوئی فرد جماعت اس الٰہی تحریک میں شامل ہونے سے رہ نہ جائے۔ نیز جن احباب کے وعدے اُن کی مالی حیثیت سے کم نظر آتے ہیں انہیں حیثیت کے مطابق تحریک کر کے آگے بڑھانے کی کوشش کریں نیز اگر وعدہ جات آپ کی جماعت کو دیئے گئے ٹارگٹ دفتر بالغان سے کم ہیں تو ہفتہ وقف جدید کے دوران وعدہ جات میں اضافے کے حصول کی بھرپور کوشش کریں تا کہ ٹارگٹ کے حصول میں آسانی ہو۔

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ....قیمت 6 روپے

مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب

جماعت احمدیہ ڈنمارک کا جلسہ سالانہ 2016ء

امسال جماعت احمدیہ ڈنمارک کا جلسہ سالانہ مورخہ 4 اور 5 جون 2016ء کو Brondby Strand کے ایک سکول میں منعقد ہوا۔

افتتاحی اجلاس

4 جون کو صبح ساڑھے گیارہ بجے مکرم محمد زکریا خان صاحب امیر و مشنری انچارج ڈنمارک کی صدارت میں جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

محترم امیر صاحب نے اس موقع پر حضور انور کا یہ پیغام پڑھ کر سنایا۔ حضور انور کے پیغام کا اصل متن درج ذیل ہے:

پیغام حضور انور

پیارے احباب جماعت احمدیہ ڈنمارک

جماعت احمدیہ ڈنمارک کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے مبارک کرے اور شاملین جلسہ کو اس کی برکات سے پوری طرح فیضیاب ہونے کی توفیق دے۔ اس جلسہ پر میرا آپ کو یہ پیغام ہے کہ میں نے اپنے حالیہ دورہ کے دوران آپ کو جو ہدایات دی ہیں ان پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ اپنے اخلاق اور عادات میں پاک تبدیلی پیدا کریں۔ آپس میں پیار و محبت کی فضا قائم کریں اور ایک جسم کی طرح ہوجائیں۔ بدظنیوں کو دور کریں۔ بدظنی تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

نرا زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے بلکہ کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ وہ تمہیں صادق بناوے اس میں کاہلی اور سستی سے کام نہ لو بلکہ مستعد ہو جاؤ اور اس تعلیم پر جو میں پیش کر چکا ہوں عمل کرنے کے لیے کوشش کرو اور اس راہ پر چلو جو میں نے پیش کی ہے...... چاہئے کہ تم ہر قسم کے جذبات سے بچو۔ ہر ایک اجنبی جو تم کو ملتا ہے وہ تمہارے منہ کو تاڑتا ہے اور تمہارے اخلاق۔ عادات۔ استقامت۔ پابندی احکام الٰہی کو دیکھتا ہے کہ کیسے ہیں۔ اگر تم عمدہ نہیں تو تمہارے ذریعہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ پس ان باتوں کو یاد رکھو۔

پس ان تعلیمات پر عمل پیرا ہوں اور جماعت کے وقار کو قائم رکھنے کی بھرپور کوشش کریں۔ اپنے نیک عمل سے (-) احمدیت کی (اشاعت) کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ پھر میں اپنے خطبات میں بار بار توجہ دلا چکا ہوں کہ ایم ٹی اے سنیں۔ خود بھی سنیں اور اپنے بچوں کو بھی سننے کی تلقین کریں۔ کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ ایم ٹی کے لیے دیں۔ میرے خطبات سنیں یہ آپ کی روحانی ترقی کا موجب ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ کا آپ پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے خلافت احمدیہ کے ذریعہ آپ کو ایک لڑی میں پرو دیا ہے۔ اس کی قدر کریں اور خلیفہ وقت سے گہرا اور مضبوط دلی تعلق قائم کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کو نیکی اور تقویٰ میں بڑھائے۔ آپ کو اپنی زندگیاں قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق گزارنے کی توفیق بخشے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس روح پرور پیغام کا ڈینش ترجمہ خاکسار نے پیش کیا۔ نظم کے بعد محترم مکرم محمد زکریا خان صاحب نے افتتاحی خطاب کیا اور اجتماعی دعا کروائی اور پہلے اجلاس کے اختتام کا اعلان کیا۔

دوسرا اجلاس

وقفہ برائے ریفریشمنٹ اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد جلسہ کے پہلے روز کے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم سید فاروق شاہ صاحب نے کی۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم فلاح الدین ملک صاحب مربی سلسلہ نے کی جس میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے متعلق الہامات جو آپ کی ذات بابرکات میں پورے ہوئے کا تذکرہ کیا۔ بعد ازاں ایک نظم پڑھی گئی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر، ڈنمارک میں جماعت احمدیہ کی ابتدائی تاریخ سے متعلق خاکسار نے کی۔ اس اجلاس کی تمام کارروائی اور تقاریر ڈینش زبان میں ہوئیں۔

اس اجلاس کی کارروائی کے دوران لجنہ اماء اللہ ڈنمارک نے اپنا الگ پروگرام منعقد کیا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ، ڈینش ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرمہ امۃ الباسط شبانہ صاحبہ نے ''شرائط بیعت اور احمدی خواتین کی ذمہ داریاں'' کے موضوع پر اردو میں کی جس کا ڈینش ترجمہ مکرمہ عافیہ وہاب بٹ صاحبہ نے پیش کیا۔ ناصرات کے ترانہ کے بعد مکرمہ امۃ الرحمان صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ڈنمارک نے اختتامی تقریر کی۔

تیسرا اجلاس

5 جون کو جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم محمد اکرم محمود صاحب مربی سلسلہ کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوئی۔ نظم کے بعد مکرم رانا عبدالرؤف خان صاحب نے ''قبولیت دعا کے لیے خلیفہ وقت سے تعلق'' اور مکرم خاور احمد صاحب نے ''قرآن کریم میں مالی قربانی کی تعلیم'' کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ ایک نظم کے بعد اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم محمد اکرم محمود صاحب مربی سلسلہ نے ''تربیت اولاد'' پر کی۔

اختتامی اجلاس

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس مکرم محمد زکریا خان صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے خصوصی پیغام دوبارہ پڑھ کر سنایا۔ ایک نظم کے بعد مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ و چیئرمین ہیومینیٹی فرسٹ مکرم اکرم محمود صاحب نے ہیومینیٹی فرسٹ کی رپورٹ کارگزاری پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے سپرد گیمبیا کا ملک ہے۔ دوران عرصہ رپورٹ دوبار ڈاکٹرز کی ایک ٹیم نے گیمبیا کا دورہ کیا اور وہاں طبی خدمات سرانجام دیں۔ علاوہ ازیں وہاں کی لوکل ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف سامان پر مشتمل ایک کنٹینر گیمبیا بھجوایا جس میں کمپیوٹرز اور فرنیچر اور ہسپتال کے آلات بھی شامل تھے۔ دوران سال انہوں نے خود بھی گیمبیا کا دورہ کیا اور وہاں کی ضروریات کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر ایک وڈیو بھی دکھائی گئی جس میں ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت خدمات کا طائرانہ جائزہ پیش کیا گیا۔

اس رپورٹ کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی تقریر کی

تقریر کے اختتام پر آپ نے تمام کارکنان کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ میں شاملین کے لیے حضرت مسیح موعود کی بعض دعائیں پڑھ کر سنائیں اور پھر اجتماعی دعا کروائی جس پر جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

کلام الامام

اپنے نفسوں کو پاک کرنے کیلئے خدا کی طرف جھکو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلّی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اُس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اُس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اُس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اُس کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اُس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خداطلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدمِ صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اُس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرّہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں اور تم میں خدا نہیں ہوگا۔ بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔

خلافت کا نظام

اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا عہد خلافت

از قلم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

(قسط اول)

خلافت کا نظام

خلفاء کے تقرر اور ان کے مقام کے متعلق (دین) کی تعلیم یہ ہے کہ خلافت کا منصب کسی صورت میں بھی ورثہ میں نہیں آ سکتا بلکہ یہ ایک مقدس امانت ہے جو مومنوں کے انتخاب کے ذریعہ جماعت کے قابل ترین شخص کے سپرد کی جاتی ہے اور چونکہ نبی کی جانشینی کا مقام ایک نہایت نازک اور اہم روحانی مقام ہے اس لئے (دین) یہ تعلیم دیتا ہے کہ گو بظاہر خلیفہ کا انتخاب لوگوں کی رائے سے ہوتا ہے مگر اس معاملہ میں خدا تعالیٰ خود آسمان سے نگرانی فرماتا ہے اور اپنے تصرف خاص سے لوگوں کی رائے کو ایسے رستہ پر ڈال دیتا ہے جو اس کے منشاء کے مطابق ہو۔ اس طرح گو بظاہر خلیفہ کا تقرر انتخاب کے ذریعہ عمل میں آتا ہے مگر دراصل اس انتخاب میں خدا کی مخفی تقدیر کام کرتی ہے اور اسی لئے خدا نے خلفاء کے تقرر کو خود اپنی طرف منسوب کیا ہے اور فرمایا ہے کہ خلیفہ ہم خود بناتے ہیں یہ ایک نہایت لطیف روحانی انتظام ہے جسے شاید دنیا کے لوگوں کے لئے سمجھنا مشکل ہو مگر حقیقت یہی ہے کہ خلیفہ کا تقرر ایک طرف تو مومنوں کے انتخاب سے اور دوسری طرف خدا کی مرضی کے مطابق ظہور پذیر ہوتا ہے اور خدائی تقدیر کی مخفی تاریں لوگوں کے دلوں کو پکڑ پکڑ کر منظور ایزدی کی طرف مائل کر دیتی ہیں۔ پھر جب ایک شخص خدائی تقدیر کے ماتحت خلیفہ منتخب ہو جاتا ہے تو اس کے متعلق (دین) کا حکم یہ ہے کہ تمام مومن اس کی پوری پوری اطاعت کریں اور خود اس کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ تمام اہم اور ضروری امور میں مومنوں کے مشورہ سے کام کرے اور گو وہ مشورہ پر عمل کرنے کا پابند نہیں بلکہ اگر مناسب خیال کرے تو مشورہ کو رد کر کے اپنی رائے سے جس طرح چاہے فیصلہ کر سکتا ہے۔ مگر بہر حال اسے مشورہ لینے اور لوگوں کی رائے کا علم حاصل کرنے کا ضرور حکم ہے۔

(دین) میں یہ نظام خلافت ایک نہایت عجیب و غریب بلکہ عدیم المثال نظام ہے یہ نظام موجود الوقت سیاسیات کی اصطلاح میں نہ تو پوری طرح جمہوریت کے نظام کے مطابق ہے اور نہ ہی اسے موجودہ زمانہ کی ڈکٹیٹرشپ کے نظام سے تشبیہہ دے سکتے ہیں بلکہ یہ نظام ان دونوں کے بین بین ایک علیحدہ قسم کا نظام ہے۔ جمہوریت کے نظام سے تو وہ اس لئے جدا ہے کہ جمہوریت میں صدر حکومت کا انتخاب میعادی ہوتا ہے مگر (دین) میں خلیفہ کا انتخاب میعادی نہیں بلکہ عمر بھر کے لئے ہوتا ہے۔ دوسرے، جمہوریت میں صدر حکومت بہت سی باتوں میں لوگوں کے مشورہ کا پابند ہوتا ہے مگر دین میں خلیفہ کو مشورہ لینے کا حکم تو بے شک ہے مگر وہ اس مشورہ پر عمل کرنے کا پابند نہیں۔ بلکہ مصلحت عامہ کے ماتحت اسے رد کر کے دوسرا طریق اختیار کر سکتا ہے۔ دوسری طرف یہ نظام ڈکٹیٹرشپ سے بھی مختلف ہے کیونکہ اول تو ڈکٹیٹرشپ میں میعادی اور غیر میعادی کا سوال نہیں ہوتا اور دونوں صورتیں ممکن ہوتی ہیں دوسرے ڈکٹیٹر کو عموماً کلی اختیارات حاصل ہوتے ہیں حتی کہ وہ حسب ضرورت پرانے قانون کو بدل کر نیا قانون جاری کر سکتا ہے مگر نظام خلافت میں خلیفہ کے اختیارات بہرصورت (دینی تعلیمات) اور (نبی) متبوع کی ہدایات کی قیود کے اندر محدود ہیں۔ اسی طرح ڈکٹیٹر مشورہ لینے کا پابند نہیں مگر خلیفہ کو مشورہ لینے کا حکم ہے۔

الغرض خلافت کا نظام ایک نہایت ہی نادر اور عجیب و غریب نظام ہے جو اپنی روح میں تو جمہوریت کے قریب تر ہے مگر ظاہری صورت میں ڈکٹیٹرشپ سے زیادہ قریب ہے۔ مگر وہ حقیقی فرق جو خلافت کو دنیا کے جملہ نظاموں سے بالکل جدا اور ممتاز کر دیتا ہے وہ اس کا دینی منصب ہے۔ خلیفہ ایک انتظامی افسر ہی نہیں ہوتا بلکہ نبی کا قائم مقام ہونے کی وجہ سے اسے ایک روحانی مقام بھی حاصل ہوتا ہے۔ وہ (نبی) کی جماعت کی روحانی اور دینی تربیت کا نگران ہوتا ہے اور لوگوں کے لئے اسے عملی نمونہ بننا پڑتا ہے اور اس کی سنت سند قرار پاتی ہے۔

(ابوداؤد کتاب السنۃ)

پس منصب خلافت کا یہ پہلو نہ صرف اسے دوسرے تمام نظاموں سے ممتاز کر دیتا ہے بلکہ اس قسم کے روحانی نظام میں میعادی تقرر کا سوال ہی نہیں اٹھ سکتا۔

جماعت احمدیہ میں پہلے خلیفہ کا انتخاب

حضرت مسیح موعود کی وفات پر تمام جماعت نے متفقہ اور متحدہ طور پر حضرت مولوی نورالدین صاحب بھیروی کو حضرت مسیح موعود کا خلیفہ اور جانشین منتخب کیا تھا۔ یہ 27 مئی 1908ء کا واقعہ ہے۔ یہ تقرر (دینی) طریق پر انتخاب کی صورت میں ہوا تھا یعنی حضرت مسیح موعود کی وفات پر قادیان اور بیرونجات کے جو احمدی جمع تھے اور ان میں جماعت کا چیدہ حصہ شامل تھا انہوں نے حضرت مولوی نورالدین صاحب کو حضرت مسیح موعود کا پہلا خلیفہ منتخب کر کے آپ کے ہاتھ پر اطاعت اور اتحاد کا عہد باندھا۔ اس انتخاب اور اس بیعت میں صدر انجمن احمدیہ کے جملہ ممبران اور حضرت مسیح موعود کے خاندان کے جملہ افراد اور تمام حاضر الوقت احمدی اصحاب شریک و شامل تھے اور کسی ایک فرد واحد نے بھی حضرت مولوی صاحب کی خلافت کے خلاف آواز نہیں اٹھائی اور اس طرح حضرت مسیح موعود کے بعد نہ صرف جماعت احمدیہ کا بلکہ صدر انجمن احمدیہ کا بھی پہلا اجماع خلافت کی تائید میں ہوا۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب جو حضرت مسیح موعود کے رشتہ داروں میں سے نہیں تھے جماعت کے بزرگ ترین (احباب) میں سے تھے اور اپنے علم و فضل اور تقویٰ و طہارت میں جماعت کے اندر عدیم المثال حیثیت رکھتے تھے۔ آپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی سب سے اول نمبر پر بیعت کی تھی اور حضرت مسیح موعود آپ کو اپنے خاص الخاص دوستوں اور محبوں میں شمار کرتے تھے اور تمام جماعت احمدیہ میں آپ کا ایک خاص اثر اور رعب تھا حضرت مولوی صاحب دینی علم میں کامل ہونے کے علاوہ علم طب اور دیگر علوم مشرقیہ میں نہایت بلند پایہ رکھتے تھے اور قادیان آنے سے قبل مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر کے دربار میں بطور شاہی طبیب کام کر چکے تھے۔

حضرت مولوی صاحب کے ہاتھ پر جماعت احمدیہ نے پہلی بیعت حضرت مسیح موعود کے اس باغ میں کی تھی جو بہشتی مقبرہ کے قریب ہے اور وہیں حضرت مولوی صاحب کی قیادت میں حضرت مسیح موعود کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ بیعت کے بعد حضرت مولوی صاحب نے ایک نہایت مؤثر اور درد انگیز تقریر فرمائی جس میں حضرت مسیح موعود کے بعد جماعت کو اس کی بھاری ذمہ داریاں یاد دلائیں اور فرمایا کہ ظاہری اسباب میں سے ان ذمہ داریوں کے ادا کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ یہی ہے کہ جماعت اپنے اتحاد کو قائم رکھ کر اس عظیم الشان کام کو جاری رکھے جسے حضرت مسیح موعود نے شروع کر رکھا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے خلیفہ بننے یا جماعت کو اپنے پیچھے لگانے کی کوئی خواہش نہیں تھی بلکہ میں چاہتا تھا کہ کوئی اور شخص اس بوجھ کو اٹھائے مگر اب جبکہ آپ لوگوں نے مجھے خلیفہ منتخب کیا ہے تو اس انتخاب کو خدا کی مرضی یقین کرتے ہوئے میں اس بوجھ کو اٹھاتا ہوں لیکن یہ ضروری ہوگا کہ آپ لوگ میری پوری پوری اطاعت کریں تا کہ جماعت کے اتحاد میں فرق نہ آئے اور ہم سب مل کر اس کشتی کو آگے چلا سکیں جو خدا نے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ دنیا کے متلاطم سمندر میں ڈوبتے ہوؤں کو بچانے کے لئے ڈالی ہے۔

جماعت پھر ایک جھنڈے کے نیچے

قادیان کی بیعت خلافت کے بعد جوں جوں بیرونجات کی جماعتوں اور دوستوں کو حضرت مسیح موعود کی وفات اور حضرت خلیفہ اول کی بیعت کی اطلاع پہنچی سب نے بلا استثناء اور بلا تامل حضرت خلیفہ اول کی اطاعت قبول کی اور ایک نہایت ہی قلیل عرصہ میں جماعت احمدیہ کا ہر متنفس خلافت کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو گیا اور حضرت مسیح موعود کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ:

”میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے“۔

یہ نظارہ سلسلہ احمدیہ کے (مخالفین) کے لئے نہایت درجہ روح فرسا تھا جو حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد یہ امید لگائے بیٹھے تھے کہ بس اب اس سلسلہ کے مٹنے کا وقت آ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو پھر ایک ہاتھ پر جمع کر کے ان کی امیدوں پر پانی پھیر دیا اور دنیا کو بتا دیا کہ یہ پودا خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا ہے اور کسی انسان کو طاقت نہیں کہ اسے مٹا سکے۔

جماعت میں انشقاق کا بیج

مگر جہاں حضرت مسیح موعود کی وفات پر خدا نے اپنی قدیم سنت کے مطابق آپ کی گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال کر اپنی قدرت نمائی کا ثبوت دیا وہاں تقدیر کے بعض دوسرے نوشتے بھی پورے ہونے والے تھے۔ چنانچہ ابھی حضرت مسیح موعود کی وفات پر ایک سال بھی نہیں گزرا تھا کہ بعض لوگوں نے جن کے ہاتھ پر اس فتنہ کا بیج بونا مقدر تھا مخفی مخفی اور آہستہ آہستہ یہ سوال اٹھانا شروع کیا کہ دراصل حضرت مسیح موعود کا یہ منشاء نہیں تھا کہ آپ کے بعد جماعت میں کسی واجب الاطاعت خلافت کا نظام قائم ہو بلکہ آپ کا منشاء یہ تھا کہ سلسلہ کا سارا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ہاتھ میں رہے جس کی

آپ نے اسی غرض سے اپنی زندگی کے آخری ایام میں بنیاد رکھی تھی۔ پس اگر کسی خلیفہ کی ضرورت ہو بھی تو وہ صرف بیعت لینے کی غرض سے ہوگا اور انتظام کی ساری ذمہ داری صدر انجمن احمدیہ کے ہاتھ میں رہے گی۔

اس سوال کی ابتدا صدر انجمن احمدیہ کے بعض ممبروں کی طرف سے ہوئی تھی جن میں مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان اور خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی لاہور زیادہ نمایاں حیثیت رکھتے تھے۔ ان اصحاب اور ان کے رفقاء نے خفیہ خفیہ اپنے دوستوں اور ملنے والوں میں اپنے خیالات کو پھیلانا شروع کر دیا اور ان کی بڑی دلیل یہ تھی کہ حضرت مسیح موعود کی وصیت میں خلافت کا ذکر نہیں ہے اور یہ کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی ایک غیر مطبوعہ تحریر میں صدر انجمن احمدیہ کے حق میں اس قسم کے الفاظ لکھے ہیں کہ میرے بعد اس انجمن کا فیصلہ قطعی ہوگا وغیر ذالک۔ دلوں کا حال تو خدا جانتا ہے مگر ظاہری حالات پر اندازہ کرتے ہوئے اس سوال کے اٹھانے والوں کی نیت اچھی نہیں سمجھی جاسکتی تھی کیونکہ:

اول: جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے اس سوال کے اٹھانے والے صدر انجمن احمدیہ ہی کے بعض ممبر تھے اور یہ ظاہر ہے کہ انجمن کے طاقت میں آنے سے خود ان کو طاقت حاصل ہوتی تھی۔

دوم: حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ اپنے سب سے پہلے فیصلہ میں اتفاق رائے کے ساتھ یہ قرار دے چکی تھی کہ جماعت میں ایک واجب الاطاعت خلیفہ ہونا چاہئے۔ (دیکھو اعلان خواجہ کمال الدین صاحب سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ مندرجہ الحکم مورخہ 28/مئی 1908ء و تلخیص از بدر مورخہ 2/جون 1908ء صفحہ 1) پس اگر بالفرض حضرت مسیح موعود کی کسی تحریر کا یہ منشاء تھا بھی کہ میرے بعد انجمن کا فیصلہ قطعی ہوگا تو صدر انجمن احمدیہ خلافت کے حق میں فیصلہ کر کے خود خلافت کو قائم کر چکی تھی اور جن اصحاب نے اب خلافت کے خلاف سوال اٹھایا تھا وہ سب اس فیصلہ میں شریک تھے اور اس کے مؤید و حامی تھے۔ پس اس جہت سے بھی یہ نیا پراپیگنڈہ ایک دیانتداری کا فعل نہیں سمجھا جاسکتا تھا۔

سوم: یہ بات قطعاً غلط تھی کہ حضرت مسیح موعود نے الوصیت میں خلافت کا ذکر نہیں کیا بلکہ ...... حضرت مسیح موعود نے صراحت اور تعیین کے ساتھ خلافت کا ذکر کیا تھا بلکہ حضرت ابوبکرؓ کی مثال دے کر بتایا تھا کہ ایسا ہی میرے سلسلہ میں ہوگا اور یہ تصریح کی تھی کہ میرے بعد نہ صرف ایک خلیفہ ہوگا بلکہ خلافت کا ایک لمبا سلسلہ چلے گا اور متعدد افراد قدرت ثانیہ کے مظہر ہوں گے۔ پس ایسی صراحت کے ہوتے ہوئے یہ دعویٰ کس طرح دیانتداری پر مبنی سمجھا جاسکتا تھا کہ الوصیت میں خلافت کا ذکر نہیں۔

چہارم: غالباً سب سے زیادہ افسوسناک پہلو یہ تھا کہ اس سوال کے اٹھانے والوں نے کھلے طور پر اس سوال کو نہیں اٹھایا بلکہ حضرت خلیفہ اول سے مخفی رکھ کر خفیہ خفیہ پراپیگنڈہ کیا جو یقیناً اچھی نیت کی دلیل نہیں ہے۔

مندرجہ بالا وجوہات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان اصحاب کی نیت صاف نہیں تھی اور یہ ساری کوشش محض اپنے آپ کو طاقت میں لانے یا کسی دوسرے کی ماتحتی سے اپنے آپ کو بچانے کی غرض سے تھی ان کا یہ عذر کہ یہ جمہوریت کا زمانہ ہے اور ہم سلسلہ کے اندر جمہوری نظام قائم کرنا چاہتے ہیں یا تو محض ایک بہانہ تھا اور یا پھر یہ اس بات کی دلیل تھی کہ یہ اصحاب سلسلہ احمدیہ میں منسلک ہوجانے کے باوجود سلسلہ کی اصل غرض و غایت اور اس کے مقصد و منتہیٰ سے بے خبر تھے اور اسے ایک محض دنیوی نظام سمجھ کر دنیا کے سیاسی قانون کے ماتحت لانا چاہتے تھے گو یہ علیحدہ بات ہے کہ دنیا کا سیاسی قانون بھی کلی طور پر جمہوریت کے حق میں نہیں ہے۔ پس اس فتنہ کے کھڑا کرنے والوں نے ایک نہایت بھاری ذمہ داری کو اپنے سر پر لیا اور خدا کی برگزیدہ جماعت میں انشقاق و افتراق کا بیج بویا۔ اور اپنے نفسوں کو گرانے کی بجائے خدا کی قدیم سنت اور (دین) کے صریح حکم اور حضرت مسیح موعود کی واضح تعلیم کو پس پشت ڈال دیا۔ ممکن ہے کہ یہ اصحاب اپنی جگہ اپنی نیت کو اچھا سمجھتے ہوں اور دھوکا خوردہ ہوں اور ہم بھی اس بات کے مدعی نہیں کہ ہم نے ان کا دل چیر کر دیکھا ہے مگر ان ٹھوس حالات میں جو اوپر بیان کئے گئے ہیں دھوکا خوردہ ہونے کی صورت میں بھی ان کی بدقسمتی کا بوجھ کچھ کم نہیں ہے۔ اے کاش وہ ایسا نہ کرتے!!!

جب ان خیالات کا زیادہ چرچا ہونے لگا اور حضرت خلیفۃ المسیح اول تک سارے حالات پہنچے تو آپ نے جماعت میں ایک فتنہ کا دروازہ کھلتا دیکھ کر اس معاملہ کی طرف فوری توجہ فرمائی اور 31 جنوری 1909ء بروز اتوار جماعت کے سرکردہ ممبروں کو قادیان میں جمع کر کے بیت مبارک میں ایک تقریر فرمائی جس میں مسئلہ خلافت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال کر جماعت کو بتایا کہ اصل چیز خلافت ہی ہے جو نظام (دینی) کا ایک اہم اور ضروری حصہ ہے اور حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے بھی خلافت ہی کا ثبوت ملتا ہے اور صدر انجمن احمدیہ ایک عام انتظامی انجمن ہے جسے خلافت کے منصب سے کوئی تعلق نہیں اور پھر یہ کہ خود انجمن بھی اپنی سب سے پہلی قرارداد میں خلافت کا فیصلہ کر چکی ہے۔ اس موقعہ پر آپ نے حاضرین کو جن میں منکرین خلافت کے سرکردہ اصحاب شامل تھے نصیحت بھی فرمائی کہ دیکھو حضرت مسیح موعود کے اس قدر جلد بعد جماعت میں اختلاف اور انشقاق کا بیج نہ بو اور جس جھنڈے کے نیچے تمہیں خدا نے جمع کر دیا ہے اس کی قدر کرو۔

آپ کی یہ تقریر اس قدر دردناک اور رقت آمیز تھی کہ اکثر حاضرین بے اختیار ہوکر رونے لگے اور منکرین خلافت نے بھی معافی مانگ کر اپنے آپ کو پھر خلافت کے قدموں پر ڈال دیا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان اصحاب کی اندرونی بیماری اس سے بہت زیادہ گہری تھی جو سمجھی گئی تھی کیونکہ تھوڑے عرصہ کے بعد ہی ظاہر ہوا کہ مؤیدین انجمن کا مخفی پراپیگنڈہ بدستور جاری ہے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ زوروں میں ہے۔ چونکہ یہ لوگ حضرت خلیفہ اول کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر چکے تھے اور اس سے پیچھے ہٹنا مشکل تھا اس لئے اب آہستہ آہستہ انہوں نے یہ بھی کہنا شروع کیا کہ ہمیں حضرت مولوی صاحب کی امامت پر تو اعتراض نہیں ہے اور وہ اپنی ذاتی قابلیت اور ذاتی علم و فضل سے ویسے بھی واجب الاحترام اور واجب الاطاعت ہیں مگر ہمیں اصل فکر آئندہ کا ہے کہ حضرت مولوی صاحب کے بعد کیا ہوگا کیونکہ ہم مولوی صاحب کے بعد کسی اور شخص کی قیادت کو خلافت کی صورت میں قبول نہیں کر سکتے۔ افسوس ہے کہ ان کا یہ عذر بھی دیانتداری پر مبنی نہیں سمجھا جا سکتا تھا کیونکہ جیسا کہ متعدد تحریری شہادات سے ثابت ہے ان اصحاب نے اپنے خاص الخاص حلقہ میں خود حضرت خلیفہ اول کی ذات کے خلاف بھی پراپیگنڈہ شروع کر رکھا تھا مگر بہرحال اس وقت ان کا ظاہر قول یہی تھا کہ ہمیں اصل فکر آئندہ کا ہے کہ پیچھے تو جو کچھ ہونا تھا ہوگیا اب کم از کم آئندہ یہ خلافت کا سلسلہ جاری نہ رہے۔

اس قول میں ان کا اشارہ حضرت مسیح موعود کے بڑے صاحبزادے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف تھا جن کی قابلیت اور تقویٰ طہارت کی وجہ سے اب آہستہ آہستہ لوگوں کی نظریں خود بخود اس طرف اٹھ رہی تھیں کہ حضرت مولوی صاحب کے بعد وہی جماعت کے خلیفہ ہوں گے۔ اس کے بعد سے گویا منکرین خلافت کی پالیسی نے دہرا رُخ اختیار کرلیا۔

اول یہ کہ انہوں نے اس بات کا پراپیگنڈہ جاری رکھا کہ جماعت میں اصل چیز انجمن ہے نہ کہ خلافت۔

دوم یہ کہ انہوں نے ہر رنگ میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو نیچا کرنے اور جماعت میں بدنام کرنے کا طریق اختیار کرلیا۔ تا کہ اگر جماعت خلافت کے انکار کے لئے تیار نہ ہو تو کم از کم وہ خلیفہ نہ بن سکیں۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے بار بار حلف اٹھا کر کہا کہ میرے وہم و گمان میں بھی خلیفہ بننے کا خیال نہیں ہے اور ایک خلیفہ کے ہوتے ہوئے آئندہ خلیفہ کا ذکر کرنا ہی ناجائز اور خلاف تعلیم (دین) ہے پس خدا کے لئے اس قسم کے ذاتی سوالات کو اٹھا کر جماعت کی فضا کو مزید مکدر نہ کرو مگر ان خدا کے بندوں نے ایک نہ سنی اور حضرت مولوی صاحب کی زندگی کے آخری لمحہ تک اپنے اس دہرے پراپیگنڈے کو جاری رکھا۔ بلکہ حضرت خلیفہ اول کے خلاف بھی اپنے خفیہ طعنوں کے سلسلہ کو چلاتے چلے گئے۔

اس عرصہ میں حضرت خلیفہ اول نے بھی متعدد موقعوں پر خلافت کی تائید میں تقریریں فرمائیں اور طرح طرح سے جماعت کو سمجھایا کہ خلافت ایک نہایت ہی بابرکت نظام ہے جسے (دین) نے ضروری قرار دیا ہے اور خدا تعالیٰ اس نظام کے ذریعہ (دین) کے کام کو مکمل فرمایا کرتا ہے اور ہر (نبی) کے بعد خلافت ہوتی رہی ہے اور حضرت مسیح موعود نے بھی اپنے بعد خلافت کا وعدہ فرمایا تھا اور یہ کہ گو بظاہر خلیفہ کا تقرر مومنوں کے انتخاب سے ہوتا ہے مگر دراصل (دینی) تعلیم کے ماتحت خلیفہ خدا بناتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اب جب سلسلہ احمدیہ میں خلافت کا نظام عملاً قائم ہو چکا ہے اور تم ایک ہاتھ پر بیعت کر چکے ہو تو اب تم میں یا کسی اور میں یہ طاقت نہیں ہے کہ خدا کی مشیت کے رستے میں حائل ہو اور فرمایا کہ جو قمیص مجھے خدا نے پہنائی ہے وہ میں اب کسی صورت میں اتار نہیں سکتا۔ مگر افسوس کہ منکرین خلافت کا پراپیگنڈہ ایسی نوعیت اختیار کر چکا تھا کہ ان پر کسی دلیل کا اثر نہیں ہوا اور بظاہر حضرت خلیفہ اول کی بیعت کے اندر رہتے ہوئے انہوں نے خلافت کے خلاف اپنی خفیہ کارروائیوں کو جاری رکھا۔ لیکن حضرت خلیفہ اول کی تقریروں سے ایک عظیم الشان فائدہ ضرور ہوگیا اور وہ یہ کہ جماعت کا کثیر حصہ خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات اور اس کے خداداد منصب کو اچھی طرح سمجھ گیا اور ان گم گشتگان راہ کے ساتھ ایک نہایت قلیل حصہ کے سوا اور کوئی نہ رہا۔ اور جب 1914ء میں حضرت خلیفہ اول کی وفات ہوئی تو بعد کے حالات نے بتا دیا کہ حضرت خلیفہ اول کی مسلسل اور ان تھک کوششوں نے جماعت کو ایک خطرناک گڑھے میں گرنے سے محفوظ کر رکھا ہے۔ حضرت خلیفہ اول کے عہد کا یہ ایسا جلیل القدر کارنامہ ہے کہ اگر اس کے سوا آپ کے عہد میں کوئی اور بات نہ بھی ہوتی تو پھر بھی اس کی شان میں فرق نہ آتا۔......

جماعت احمدیہ کا پہلا بیرونی مشن

......حضرت خلیفۃ المسیح اول کے عہد مبارک کی ایک یادگار یہ بھی ہے کہ آپ کے زمانہ میں جماعت کا پہلا بیرونی مشن قائم ہوا۔ اس وقت تک براہ راست (دعوت الی اللہ) صرف ہندوستان تک محدود تھی اور بیرونی ممالک میں صرف خط و کتابت یا رسالہ جات وغیرہ کے ذریعہ (دعوت الی اللہ) ہوتی تھی۔ لیکن حضرت خلیفہ اول کے زمانہ میں آ کر جماعت کا پہلا بیرونی مشن قائم ہوا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ 1912ء کے نصف آخر میں خواجہ کمال الدین صاحب بی۔اے ایل ایل بی کو ایک مسلمان رئیس نے اپنے ایک مقدمہ کے تعلق میں اپنی طرف سے اخراجات دے کر ولایت بھجوانے کا انتظام کیا چنانچہ خواجہ صاحب موصوف 7 ستمبر 1912ء کو انگلستان روانہ ہوگئے اور چونکہ ہر احمدی کو (دعوت الی اللہ) کا خیال غالب رہتا ہے خواجہ صاحب نے بھی اس سفر میں (دعوت الی اللہ) کی نیت رکھی اور ولایت کے

قیام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہاں بعض لیکچر دیئے اور پھر آہستہ آہستہ وہیں ٹھہر کر اسی کام میں مصروف ہوگئے۔

کچھ عرصہ کے بعد خواجہ صاحب نے حضرت خلیفہ اول کی خدمت میں لکھا کہ مجھے کوئی نائب بھجوایا جائے۔ حضرت خلیفہ اول نے چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے کو تجویز فرمایا اور چونکہ چوہدری صاحب انجمن انصاراللہ کے ممبر تھے جو حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے اس زمانہ میں (دعوت الی اللہ کی) اغراض کے ماتحت قائم کر رکھی تھی اور انصاراللہ کو پہلے سے بیرون ہند کی ایک (دعوت الی اللہ کی) سکیم مدنظر تھی اس لئے چوہدری صاحب کا خرچ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے انجمن انصاراللہ کی طرف سے برداشت کیا اور کچھ اپنے پاس سے اور اپنے دوستوں کی طرف سے ڈالا اور چوہدری صاحب موصوف 28 جون 1913ء کو (اشاعت دین) کی غرض سے ولایت روانہ ہوگئے۔

(الفضل 2 جولائی 1913ء صفحہ 1 کالم 2)

اس طرح گویا چوہدری فتح محمد صاحب وہ پہلے احمدی (مربی) تھے جو احمدیوں کی طرف سے بیرون ہند میں خالص (دعوت الی اللہ) کی غرض سے بھیجے گئے۔ چوہدری صاحب نے کچھ عرصہ تک خواجہ صاحب کی معیت میں کام کیا اور اس عرصہ میں خواجہ صاحب موصوف نے بعض ذی اثر غیر احمدیوں کی امداد سے بیت ووکنگ کی امامت کا بھی حق حاصل کر لیا مگر چونکہ خواجہ صاحب اور چوہدری صاحب کے خیالات اور طریق (دعوت) میں بہت فرق تھا اس لئے حضرت خلیفہ اول کی وفات پر یہ اتحاد قائم نہ رہ سکا اور چوہدری صاحب جلد ہی خواجہ صاحب سے الگ ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایات کے ماتحت مستقل حیثیت میں کام کرنے لگے اور ووکنگ کو چھوڑ کر اپنا مرکز لندن میں قائم کر لیا جو اب تک جماعت احمدیہ کے برطانوی مشن کا مرکز ہے۔

اس جگہ یہ ذکر بھی بے موقع نہ ہوگا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے اوائل زمانہ میں یہ خواب دیکھا تھا کہ آپ ولایت تشریف لے گئے ہیں اور وہاں جا کر چند سفید قسم کے جانور درختوں کے اوپر سے پکڑے ہیں اور آپ نے اس کی یہ تشریح فرمائی تھی کہ آپ کی (دعوت) ولایت میں پہنچے گی اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ بعض انگریزوں کو ہدایت دے گا۔

سو الحمدللہ کہ جماعت کے برطانوی مشن کے ذریعہ حضرت مسیح موعود کا یہ رؤیا پورا ہوا اور ہو رہا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ چند پرندوں کا پکڑا جانا صرف اس زمانہ تک کے لئے ہے کہ جب تک یہ پرندے بلندیوں کی ہوا کھاتے ہوئے درختوں پر بسیرا لگائے بیٹھے ہیں۔ لیکن جب احمدیت کے ذریعہ دنیا میں انقلابی صورت پیدا ہوگی اور ان سفید پرندوں کا شجری خمار جاتا رہے گا تو پھر چند پرندوں کے پکڑنے کا سوال نہیں ہوگا بلکہ یہ سوال ہوگا کہ خدائی جال سے باہر کتنے پرندے باقی رہتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے بھی جہاں ایک طرف صرف چند پرندوں کے پکڑے جانے کا ذکر کیا ہے وہاں دوسری طرف صراحت کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ اہل مغرب بڑی کثرت اور زور کے ساتھ (-) اور احمدیت کی طرف رجوع کریں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول کی

علالت اور وفات

حضرت خلیفہ اول کو اپنی خلافت کے دوران میں ایک حادثہ پیش آ گیا تھا اور وہ یہ کہ آپ 18 نومبر 1910ء کو ایک گھوڑے سے گر کر زخمی ہوگئے تھے۔

(بدر 28 نومبر 1910ء صفحہ 15 کالم 3-2)

شروع شروع میں یہ زخم معمولی سمجھا گیا مگر بعد میں اس کا اثر گہرا ثابت ہوا اور دائیں کنپٹی کے پاس آپریشن کے نتیجہ میں ایک گہرا نشان پڑ گیا اور گو آپ ایک لمبے عرصہ تک صاحب فراش رہنے کے بعد صحت یاب ہوگئے مگر اس کے بعد آپ کی صحت کبھی بھی پہلے جیسی نہیں ہوئی۔ جلسہ سالانہ 1913ء کے بعد سے آپ میں زیادہ کمزوری کے آثار ظاہر ہونے شروع ہوئے اور جنوری 1914ء کے وسط سے معین بیماری کا آغاز ہوگیا۔

(الفضل 14 جنوری 1914ء)

ابتداء میں صرف پسلی کے درد کی تکلیف اور گاہے گاہے کی ہلکی حرارت اور قے وغیرہ کی شکایت تھی جو آہستہ آہستہ سل کی صورت اختیار کر گئی اور اس بیماری نے اس قدر زور پکڑ لیا کہ پھر اس کے بعد آپ بستر سے نہ اٹھ سکے۔

اس طویل بیماری کے ایام میں منکرین خلافت کا پراپیگنڈہ بہت زور پکڑ گیا اور اختلافی مسائل کی برملا اشاعت کے علاوہ مویدین خلافت اور خصوصاً حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کے خلاف ذاتی حملوں نے زیادہ شدت اختیار کر لی۔ گویا ان ایام میں لاہوری پارٹی کے زعماء نے ایک آخری جدوجہد اس بات کی کرنی چاہی کہ حضرت خلیفہ اول کی بیماری سے فائدہ اٹھا کر جماعت کے سواداعظم کو اپنی طرف کھینچ لائیں۔ مگر ایک خدائی تحریک کو اس کے ابتدائی مراحل میں غلط رستہ پر ڈال دینا کسی انسانی طاقت کا کام نہیں اس لئے اس کوشش میں منکرین خلافت کو سخت ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ ان ایام میں احمدیت کی فضائیں شرربار ہو رہی تھی کہ گویا ایک میدان جنگ میں چاروں طرف سے گولیاں برس رہی ہوں۔ یہ خدا کا فضل تھا کہ حضرت خلیفہ اول کی دوربین آنکھ نے اپنی بیماری کے ایام میں اپنے قدیم طریق کے مطابق اپنی جگہ نمازوں کی امامت اور جمعہ کے خطبات کے لئے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کو مقرر کر رکھا تھا ورنہ اگر پریس کے ایک حصہ کے ساتھ ساتھ جماعت کے خطبات کا منبر بھی ان لوگوں کے ہاتھ میں چلا جاتا تو پھر بظاہر حالات بڑے فتنہ کا احتمال تھا۔

بیماری کی شدت کے ایام میں حضرت خلیفہ اول کو ان حالات کی خبر نہیں تھی جو باہر گزر رہے تھے مگر مسیح موعود کی گود میں پرورش پایا ہوا دماغ خود اپنی جگہ مصروف کار تھا چنانچہ جب حضرت خلیفہ اول نے محسوس کیا کہ اب میرا وقت قریب ہے تو آپ نے 4 مارچ 1914ء کو ایک وصیت تحریر فرمائی۔

(الفضل 11 مارچ 1914ء)

جس کا مآل یہ تھا کہ آپ کے بعد جماعت کسی متقی اور عالم باعمل اور ہردلعزیز شخص کو آپ کا جانشین منتخب کر کے اس کے ہاتھ پر جمع ہو جائے اور پھر آپ نے اس وصیت کو معززین جماعت کی ایک مجلس میں جس میں مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے اور ان کے بعض رفقا بھی شامل تھے خود مولوی محمد علی صاحب سے بلند آواز کے ساتھ پڑھوایا اور اس پیغام حق کو سب تک پہنچا کر وصیت کو نواب محمد علی خاں صاحب کے پاس محفوظ کروا دیا۔ اس کے بعد آپ نے زیادہ مہلت نہیں پائی اور 13 مارچ 1914ء کو جمعہ کے دن سوا دو بجے بعد دوپہر قریباً 78 سال کی عمر میں اس جہان فانی سے کوچ کر کے اپنے محبوب حقیقی کے پاس حاضر ہوگئے۔

(الفضل 18 مارچ 1914ء)

حضرت خلیفہ اول کا بلند مقام

حضرت خلیفہ اول کا پایہ حقیقۃً نہایت بلند تھا اور جماعت احمدیہ کی یہ خوش قسمتی تھی کہ اسے حضرت مسیح موعود کے بعد جبکہ ابھی جماعت میں کوئی دوسرا شخص اس بوجھ کے اٹھانے کا اہل نظر نہیں آتا تھا ایسے قابل اور عالم اور خدا ترس شخص کی قیادت نصیب ہوئی۔ حضرت خلیفہ اول کو علمی کتب کے جمع کرنے کا بہت شوق تھا چنانچہ زرکثیر خرچ کر کے ہزاروں کتابوں کا ذخیرہ جمع کیا اور ایک نہایت قیمتی لائبریری اپنے پیچھے چھوڑی مگر آپ کا سب سے نمایاں وصف قرآن شریف کی محبت تھی جو حقیقۃً عشق کے درجہ تک پہنچی ہوئی تھی۔ خاکسار نے بیشمار دفعہ دیکھا کہ قرآن شریف کی تفسیر بیان کرتے ہوئے آپ کے اندر ایک عاشقانہ ولولہ کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی تھی۔ آپ نے اوائل زمانہ سے ہی قادیان میں قرآن شریف کا درس دینا شروع کر دیا تھا جسے اپنی خلافت کے زمانہ میں بھی جاری رکھا اور آخر تک جب تک کہ بیماری نے بالکل ہی نڈھال نہیں کر دیا اسے نبھایا۔ طبیعت نہایت سادہ اور بے تکلف اور انداز بیان بہت دلکش تھا اور گو آپ کی تقریر میں فصیحانہ گرج نہیں تھی مگر ہر لفظ اثر میں ڈوبا ہوا نکلتا تھا۔ مناظرہ میں ایسا ملکہ تھا کہ مقابل پر خواہ کتنی ہی قابلیت کا انسان ہو وہ آپ کے برجستہ جواب سے بے دست و پا ہو کر سر دھنتا رہ جاتا تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ خود فرماتے تھے کہ فلاں معاند (دین) سے میری گفتگو ہوئی اور اس نے (دین) کے خلاف یہ اعتراض کیا اور میں نے اس کے سامنے سے یہ جواب دیا۔ اس پر وہ تلملا کر کہنے لگا کہ میری تسلی نہیں ہوئی گو آپ نے میرا منہ بند کر دیا ہے۔ فرمانے لگے میں نے کہا تسلی دینا خدا کا کام ہے۔ میرا کام چپ کرا دینا ہے تا کہ تمہیں بتا دوں کہ (دین) کے خلاف تمہارا کوئی اعتراض چل نہیں سکتا۔ یہ درست ہے کہ ان معاملات میں حضرت مسیح موعود کا طریق اور تھا یعنی آپ مخالف کو چپ کرانے کی بجائے اس کی تسلی کرانے کی کوشش فرماتے تھے اور گفتگو میں مخالف کو خوب ڈھیل دیتے تھے مگر ہر اک کے ساتھ خدا کا جداگانہ سلوک ہوتا ہے اور یہ بھی ایک شان خداوندی ہے کہ خصم تسلی پائے یا نہ پائے مگر ذلیل ہو کر خاموش ہو جائے۔ اسی لئے کسی کہنے والے نے کہا ہے کہ:

''ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است''

حضرت خلیفہ اول کے دل میں حضرت مسیح موعود کی اطاعت کا جذبہ اس قدر غالب تھا کہ ایک دفعہ جب 1905ء میں حضرت مسیح موعود دہلی تشریف لے گئے اور وہاں ہمارے نانا جان مرحوم یعنی حضرت میر ناصر نواب صاحب بیمار ہوگئے تو ان کے علاج کے لئے حضرت مسیح موعود نے حضرت مولوی صاحب کو قادیان میں تار بھجوائی کہ بلا توقف دہلی چلے آئیں۔ جب یہ تار قادیان پہنچی تو حضرت مولوی صاحب اپنے مطب میں بیٹھے ہوئے درس و تدریس کا شغل کر رہے تھے۔ اس تار کے پہنچتے ہی آپ بلا توقف وہیں سے اٹھ کر بغیر گھر گئے اور بغیر کوئی سامان یا زادراہ لئے سیدھے بٹالہ کی طرف روانہ ہو گئے جو ان ایام میں قادیان کا ریلوے سٹیشن تھا۔ کسی نے عرض کیا۔ حضرت بلا توقف آنے کا یہ مطلب تو نہیں تھا کہ آپ گھر جا کر سامان بھی نہ لیں اور اتنے لمبے سفر پر یوں خالی ہاتھ روانہ ہو جائیں۔ فرمایا امام کا حکم ہے کہ بلا توقف آؤ اس لئے میں اب ایک منٹ کے توقف کو بھی گناہ خیال کرتا ہوں اور خدا خود میرا کفیل ہوگا۔ خدا نے بھی اس نکتہ کو ایسا نوازا کہ بٹالہ کے سٹیشن پر ایک متمول مریض مل گیا جس نے آپ کو پہچان کر آپ کا بڑا اکرام کیا اور دہلی کا ٹکٹ خرید دینے کے علاوہ ایک معقول رقم بھی پیش کی۔ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود مجھے ارشاد فرمائیں کہ اپنی لڑکی کسی چوہڑے کے ساتھ بیاہ دو۔ (ہندوستان میں چوہڑہ ایک نہایت ادنیٰ اور ذلیل قوم سمجھی جاتی ہے جس کے افراد نیم وحشیوں کی طرح زندگی گزارتے ہیں اور گھروں میں پاخانہ کی صفائی کا کام کرتے ہیں۔) تو بخدا مجھے ایک سیکنڈ کے لئے بھی تامل نہ ہو۔ یقیناً ایسا پاک جوہر دنیا میں کم پیدا ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کو بھی حضرت مولوی صاحب کے ساتھ از حد محبت تھی۔

اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں:

چہ خوش بُودے اگر ہر یک ز اُمت نورِ دیں بُودے
ہمیں بُودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بُودے

یعنی کیا ہی اچھا ہو اگر قوم کا ہر فرد نور دین بن جائے۔ مگر یہ تو تب ہی ہو سکتا ہے کہ ہر دل یقین کے نور سے بھر جائے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 123886 میں Atifa Mahmood

زوجہ Abdur Rehman قوم.... پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Mount druit ضلع و ملک Australia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 ستمبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 10 ہزار Australian Dollar (2) زیور 168 گرام پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ 250 Australian Dollar ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Atifa Mahmood گواہ شد نمبر 1۔ Athar Mahmood S/o Akthar Mahmood گواہ شد نمبر 2۔ Abdur Rehman S/o Sultan Ahmad Mahmood

مسل نمبر 123887 میں Shiekh Umair Ahmed

ولد Dr Naseer Ahmad قوم...... پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Mt Druiti ضلع و ملک آسٹریلیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 150 آسٹریلین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Shiekh Umair Ahmed گواہ شد نمبر 1۔ Astsham Ahmad S/o Rasheed Ahmad گواہ شد نمبر 2۔ Usman Mahmood S/o Tariq Mehmood

مسل نمبر 123888 میں Bushra Nasir

زوجہ Nasir Ahmed Malik قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 74 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Castle Hill ضلع و ملک Australia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 نومبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 10 تولہ 5500 Australian $ (2) حق مہر 25 آسٹریلین ڈالر (3) بینک بیلنس 10 ہزار آسٹریلین ڈالر اس وقت مجھے مبلغ 1400 Australian $ ماہوار بصورت Pension مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Bushra Nasir گواہ شد نمبر 1۔ Mubahar Nasir Malik S/o Nasir Ahmed Malik گواہ شد نمبر 2۔ Ajaz Ahmad S/o Nemat Ali

مسل نمبر 123889 میں Nasir Ahmad Malik

ولد Muhammad Alam قوم اعوان پیشہ پنشنر عمر 76 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Castle Hill ضلع و ملک Australia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 نومبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1400 آسٹریلین ڈالر ماہوار بصورت Pension مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Nasir Ahmed Malik گواہ شد نمبر 1۔ Mubashar Nasir Malik S/o Nasir Ahmad Malik گواہ شد نمبر 2۔ Ajaz Ahmad S/o Neamat Ali

مسل نمبر 123890 میں Maliha Ahmad

زوجہ Khalid Ahmad Shakoor قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Melborn East ضلع و ملک Australia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 جون 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 6 ہزار Australian $ (2) زیور 5 تولہ پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ 100 Australian $ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Maliha Ahmad گواہ شد نمبر 1۔ Khalid Ahmad S/o Abdul Shakoor گواہ شد نمبر 2۔ Noor Ul Islam S/o Mubashir Ahmed

مسل نمبر 1238891 میں ادیب احمد

ولد مبشر احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Melbourne East ضلع و ملک Australia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جون 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 Australian Dollar ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ادیب احمد گواہ شد نمبر 1۔ مبشر احمد ولد عبدالرحمٰن گواہ شد نمبر 2۔ نورالاسلام ولد مبشر احمد

مسل نمبر 123892 میں Attia Tus Salam Razi

زوجہ Abdul Qadeer Razi قوم .... پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Melbourne East ضلع و ملک Australia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 جون 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 10 ہزار آسٹریلین ڈالر (2) زیور 10 تولہ پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ 50 Australian Dollar ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Attia Tus Salam Razi گواہ شد نمبر 1۔ عبدالقدیر رازی ولد عبدالرشید رازی گواہ شد نمبر 2۔ نور السلام ولد مبشر احمد

مسل نمبر 123893 میں Ghilmana Siddiqui

زوجہ Ahmad Tajwer Siddiqui قوم صدیقی پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Risbane South ضلع و ملک Australia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 7 تولہ 300 آسٹریلین ڈالر (2) حق مہر 10 ہزار Canadian Dollar اس وقت مجھے مبلغ 250 Australian Dollar ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Ghilmana Siddiqui گواہ شد نمبر 1۔ M Asif Siddiqui S/o M Aslam Siddiqui گواہ شد نمبر 2۔ Inamul Haq Kauser S/o Sh.Fazal Haq

مسل نمبر 123894 میں Rukhsana Naheed Siddiqui

زوجہ M Arif Siddiqui قوم صدیقی پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Brisbane South ضلع و ملک Ausralia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 4 تولہ 2 ہزار Australian Dollar (2) حق مہر 10 ہزار Australian Dollar اس وقت مجھے مبلغ 250 Australian Dollar ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Rukhsana Naheed Siddiqui گواہ شد نمبر 1۔ M.Asif Siddiqui S/o M.Aslam Siddiqui گواہ شد نمبر 2۔ Inamul Haq Kauser S/o Sh.Fazal Haq

مسل نمبر 123895 میں Rahab Juriad Siddiqui

ولد M Arif Sddiqui قوم صدیقی پیشہ طالب علم عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Brisbane South ضلع و ملک Australia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 35 Australian Dollar ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Rahab Juriad Siddiqui گواہ شد نمبر 1۔ محمد آصف صدیق گواہ شد نمبر 2 انعام الحق کوثر ولد شیخ فضل الحق

مسل نمبر 123896 میں Beena Bushra

زوجہ Mashood Ahmad Cheema قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bne South ضلع و ملک Australia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 4 لاکھ 23 ہزار روپے (2) حق مہر 7 ہزار Australian Dollar اس وقت مجھے مبلغ 250 Australian Dollar ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Beena Bushra گواہ شد نمبر 1۔ Mashhood Ahmad Cheema S/o Naseer Ahmad گواہ شد نمبر 2۔ Naeem A Nasir S/o Nasrullah Khan

مسل نمبر 123897 میں Maryum Siddiqui

بنت M Arif Siddiqui قوم صدیقی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Brisbane South ضلع و ملک Australia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 جون 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 Australian Dollar ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Maryum Siddiqui گواہ شد نمبر 1۔ M.Arif Siddiqui S/o M Aslam Siddiqui گواہ شد نمبر 2۔ Rahab Siddiqui S/o M Arif Siddiqui

❁❁❁❁❁❁❁

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اعلانات وفات

مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نوابشاہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے پھوپھا مکرم محمد سلیم صاحب مورخہ 24 مئی 2016ء کو گل روڈ گوجرانوالہ میں انتقال کر گئے۔ان کی عمر تقریباً 80 سال تھی۔وہ مکرم ڈاکٹر محمد اکرام صاحب امیر ضلع گوجرانوالہ کے خسر اور پھوپھا تھے۔مورخہ 25 مئی کی صبح مکرم عبدالوحید صاحب مربی ضلع گوجرانوالہ نے گل روڈ پر ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔احمدیہ قبرستان میں ان کی تدفین کے بعد دعا مکرم ڈاکٹر محمد اکرام صاحب نے کرائی۔ یہ خاندان بٹالہ کے نزدیک کا رہائشی تھا۔ان کے دادا کے ذریعہ اس خاندان میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔تقسیم پاکستان کے بعد یہ خاندان گوجرانوالہ چلا آیا اور گل روڈ پر رہائش اختیار کی۔ 1962ء میں مکرم محمد سلیم صاحب کی شادی ہماری پھوپھی مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ان کی رفاقت 54 سال رہی۔خدا تعالیٰ نے انہیں 3 بیٹیاں عطا کیں۔موصوف شریف النفس، حلیم الطبع، غریب پرور، بے ضرر بے نفس اور مخلص احمدی تھے۔1974ء میں جب ان کی دکان جلا دی گئی تو صبر کے ساتھ ان حالات کا مقابلہ کیا۔ بعدازاں ناولٹی جنرل سٹور کے نام سے گل روڈ پر کام کا آغاز کیا۔موصوف محنتی اپنے کام سے کام رکھنے والے اچھے انسان تھے۔جب تک صحت نے اجازت دی۔خلیفہ وقت کے خطبات التزام کے ساتھ سنتے۔خلافت سلسلہ اور جماعت سے محبت کرنے والے پیارے انسان تھے۔اپنے پانچ بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔باقی سب بھائی بھی گوجرانوالہ میں ہی رہائش پذیر ہیں۔

خاکسار کی عزیزہ محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم گلزار احمد صاحب گل روڈ گوجرانوالہ یکم جولائی 2016ء کو بعمر 64 سال گوجرانوالہ میں انتقال کرگئیں۔گوجرانوالہ میں ان کی نماز جنازہ مکرم عبدالوحید صاحب مربی ضلع گوجرانوالہ نے پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔اسی روز بعد نماز مغرب بیت مبارک ربوہ میں ان کی نماز جنازہ محترم محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے پڑھائی۔ بعداز تدفین دعا مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے کروائی۔مرحومہ نے لمبا عرصہ بطور صدر لجنہ اماء اللہ گل روڈ خدمات انجام دیں۔ بوقت وفات سیکرٹری نمائش وشعبہ اشاعت گل روڈ خدمات انجام دے رہی تھیں۔ انہیں جماعتی خدمات کا انتہائی شوق تھا اور دلجمعی، محنت اور لگن کے ساتھ جماعتی خدمات انجام دے کر خوشی محسوس کرتی تھیں۔ آپ ہنس مکھ، ہمدرد، ملنسار، حضور کے خطبات باقاعدگی سے سننے والی اور خلافت وجماعت سے والہانہ تعلق رکھنے والی خاتون تھیں۔اپنے اعزہ واقارب کے ساتھ حسن سلوک کیا کرتی تھیں۔ اپنے بہن بھائیوں کیلئے بمثل والدہ کا کردار ادا کیا۔آپ کی 5 بیٹیاں اور ایک بیٹا مکرم شہزاد گلزار صاحب پسماندگان میں سے ہیں۔ سب اولاد ہی شادی شدہ اور اپنے گھروں میں آباد ہیں۔

خاکسار کے دوست مکرم رفیق احمد خان صاحب آف آئر لینڈ کی پھوپھی اور ساس محترمہ جمال بی بی صاحبہ 22/اپریل 2016ء کو کراچی میں انتقال کرگئیں۔ 23/اپریل کو ان کی تدفین احمدیہ قبرستان نوابشاہ میں ہوئی۔ نماز جنازہ مکرم مرزا فرحان احمد بیگ صاحب مربی ضلع نوابشاہ نے پڑھائی اور بعد از تدفین دعا بھی انہوں نے ہی کرائی۔مرحومہ کے 2 بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ان کا بڑا بیٹا ان کی زندگی میں ہی وفات پا چکا ہے۔چھوٹا بیٹا بھی ملائیشیا میں ہونے کے باعث جنازہ میں شامل نہ ہوسکا۔ان کے خاوند مکرم نورالحق صاحب نے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے دور صدارت خدام الاحمدیہ میں مردان میں بیعت کی تھی۔ بعدازاں وہ نوابشاہ چلے آئے اور مکرمہ جمال بی بی صاحبہ سے ان کی شادی ہوئی۔ وہ طویل عرصہ جماعت نوابشاہ کے ممبر رہے۔کئی سال قبل یہ خاندان کراچی منتقل ہو گیا تھا۔ یہ خاتون پوری زندگی کے احمدیت کے ساتھ وابستہ رہیں اور پوری زندگی وفا کے ساتھ گزاری اور کسی قسم کے حالات انہیں متزلزل نہ کرسکے۔

ضلع نوابشاہ کی جماعت گوٹھ یار محمد چانڈیو کے مکرم حمل خاں چانڈیو ولد دین محمد صاحب مورخہ 30/اپریل 2016ء کو PMCH نوابشاہ میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر 65 سال تھی۔ اسی روز شب 8 بجے احمدیہ قبرستان سکرنڈ میں ان کی تدفین ہوئی۔مکرم معراج احمد ابڑو صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعداز تدفین دعا بھی کرائی۔ آپ 1992ء سے لاڑکانہ ضلع کی جماعت گورگیج سے ہجرت کر کے گوٹھ لیاقت سکرنڈ میں آباد ہوئے۔اس سے قبل 1988ء میں مسلسل تین سال 4 جماعتی مقدمات کا سامنا رہا اور جوانمردی و استقلال کا مظاہرہ کیا۔ 2003ء میں گوٹھ یار محمد چانڈیو منتقل ہو گئے اور اپنے خسر مکرم یار محمد چانڈیو صاحب کے ساتھ مستقل مزاجی سے حالات کا مقابلہ کیا۔آپ اچھی آواز میں جماعتی نظمیں سندھی زبان میں پڑھا کرتے تھے۔گاہے بگاہے مجالس میں اپنی زندگی کے جماعتی حالات کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔ جماعتی عہدیداران کے ملنے پر خوشی کا اظہار کرتے تھے۔مرحوم نے لواحقین میں اہلیہ کے علاوہ 5 بیٹے اور 4 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ 4 بچے شادی شدہ اور برسر روزگار ہیں اور 2 بیٹیاں بھی شادی شدہ ہیں۔تمام اولاد گوٹھ یار محمد چانڈیو میں آباد ہے۔

مکرم نوید احمد سمیع صاحب ابن مکرم عبدالوحید ڈاہری صاحب آف رحمٰن آباد ضلع نواب شاہ حال دارالعلوم غربی ربوہ 9 مارچ 2016ء کو برین ہیمبرج کے باعث اچانک ہی انتقال کر گئے۔ ان کی نماز جنازہ مکرم لقمان احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور عام قبرستان ربوہ میں ان کی تدفین ہوئی۔ان کے دادا مکرم حاجی عبدالرحمٰن ڈاہری صاحب لمبا عرصہ ضلع نواب شاہ کے امیر ضلع رہے۔ مرحوم 12 مئی 1988ء کو پیدا ہوئے، وقف نو میں شامل اور تعلیم F.Sc تھی۔فروری مارچ 2016ء میں وصیت کی بھی توفیق ملی۔ربوہ جا کے دفتر تحریک جدید وکالت مال ثانی میں خدمات بجالا رہے تھے۔ سعادتمند، بڑوں کی عزت کرنے والے اور جماعت سے بھرپور طور پر وابستہ رہنے والے نوجوان تھے۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم طاہر محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم حبیب اللہ خادم صاحب دارالبرکات ربوہ مورخہ یکم اگست 2016ء کو 73 سال کی عمر میں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ مورخہ 2/اگست 2016ء کو بعد نماز مغرب بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم راجہ منیر احمد خان صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ نے دعا کروائی۔مرحوم نے پسماندگان میں محترمہ اہلیہ صاحبہ کے علاوہ ایک بڑی بہن، ایک چھوٹا بھائی، 5 بیٹے مکرم محمد رفیق اللہ صاحب جرمنی، مکرم محمد عظیم اللہ صاحب ربوہ، مکرم طارق محمود صاحب جرمنی، خاکسار، مکرم بشارت احمد صاحب جرمنی، ایک بیٹی مکرمہ مبشرہ فردوس صاحبہ اہلیہ مکرم مظفر احمد صاحب ربوہ، 13 پوتے، پوتیاں اور نواسے نواسیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔مرحوم اللہ کے فضل سے مخلص احمدی، پرجوش داعی الی اللہ اور مطالعہ کا ازحد شوق رکھنے والے تھے۔ جماعتی کتب اور اخبار الفضل کا بڑی باقاعدگی سے روزانہ مطالعہ کرتے۔نمازوں کی ادائیگی کے پابند، دعا گو، محنتی اور صابر وشاکر تھے۔ لمبے عرصہ سے گھٹنوں میں شدید درد میں مبتلا تھے۔مگر بہت صبر سے تکلیف کو برداشت کیا۔محترم والد صاحب کی وفات پر کثیر احباب نے ہم سے اظہار افسوس کیا جس پر ہم ان سب کے مشکور ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم دے نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے، درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

بقیہ از صفحہ 1: ہفتہ وقف جدید

☆جن احباب کے مالی حالات دوران سال اچھے ہوئے ہیں انہیں شکرانے کے طور پر زائد ادائیگی کی تحریک کی جائے۔

چندہ امداد مراکز نگر پارکر :۔چندہ امداد مراکز نگر پارکر تعلیم وتربیت اور خدمت خلق کی ایک اہم مد ہے۔سب احباب تھوڑی بہت ادائیگی کر کے اس میں ضرور شامل ہوں۔اس سے نگر پارکر کے علاقہ میں دعوت الی اللہ، تعلیم وتربیت اور خدمت خلق کے کام کیے جاتے ہیں۔

دفتر اطفال : دفتر اطفال میں ناصرات، اطفال اور سات سال سے کم عمر کے بچے/بچیوں کو شامل کیا جاتا ہے۔دوصد روپے یا اس سے زائد حسب توفیق ادائیگی کی تحریک کر کے ننھے مجاہد/ننھی مجاہدات وقف جدید بنانے کی کوشش کریں۔اب بہت سے احمدی بچے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ صد یا ایک ہزار یا پچاس ہزار روپے یا ایک لاکھ روپے ادا کر رہے ہیں۔دفتر اطفال میں وصولیوں کے ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز کا یہ ارشاد ہمیشہ مدنظر رہے۔

"اطفال سے جو چندہ وصول کیا جاتا ہے اور خاص طور پر زور دیا جاتا ہے وہ وقف جدید کے لئے ہے اور اس کے لئے علیحدہ دفتر ہے"۔

وصولی سال رواں: کوشش فرمائیں کہ اس ہفتہ میں کم ازکم وصولی 3/4 حصہ ہوجائے۔

وصولی بقایا: جو احباب گزشتہ سال کسی مجبوری کے تحت اپنے وعدہ کی بروقت ادائیگی نہیں کر سکے ان سے بھی درخواست کریں کہ وہ اپنے وعدہ جات کے بقایاجات ادا کریں۔ایسے احباب سے ضرور رابطہ کریں۔

آپ سے یہ بھی گزارش ہے کہ ہماری ذیلی تنظیمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی فعّال ہیں۔ درج بالا گزارشات کی روشنی میں مقامی لجنہ اماء اللہ، انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ سے تعاون کی درخواست کریں نیز اپنے حلقہ کے مربی یا معلم صاحب سے حسب حالات تعاون کی گزارش کریں۔

ضروری نوٹ: ہفتہ ختم ہونے پر کام کی رپورٹ دفتر وقفِ جدید مال میں پہنچادیں۔

(ناظم اطفال وقف جدید ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 15/اگست

طلوع فجر	4:04
طلوع آفتاب	5:30
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	6:55
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	37 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	29 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

15۔اگست 2016ء

1:00 pm	خطبہ جمعہ 12۔اگست 2016ء
4:30 pm	جلسہ سالانہ یوکے پرچم کشائی کی تقریب
8:30 pm	جلسہ سالانہ یوکے پہلے دن کی کارروائی
9:30 pm	خطبہ جمعہ 12۔اگست 2016ء

الفضل میں اشتہار دے کر ساری دنیا میں اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

ضرورت ہے
چند میٹرک پاس ملازمین نیز ایک تجربہ کار اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے۔
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون: 6211538

ایک نام
مغل بینکوئیٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد
0302-7682815:
0332-7682815:

معیاری جرمن و پاکستانی ادویات
معیاری جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات، پوٹینسیاں، مدر ٹنکچرز، بائیوکیمک ادویات ٹکیاں، گولیاں، خالی ڈبیاں، ڈراپرز رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔
نیز ادویات کے بریف کیسز بھی دستیاب ہیں۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو۔ کالج روڈ اقصیٰ چوک ربوہ

بسم اللہ پراپرٹی ایڈوائزر
ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
داؤد احمد بھٹی 0336-6980889
ناصر آباد شرقی ربوہ 0324-7302078

موسم گرما کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل۔سیل۔سیل
صاحب جی فیبرکس
www.sahibjee.com
ربوہ: 047-6212310

نئے لہنگے وشیروانی کرایہ پر بھی حاصل کریں۔
گرمیوں کی تمام لیڈیز اور جینٹس کپڑے کی ورائٹی پر سیل جاری ہے۔
ورلڈ فیبرکس
047
6213155
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ

عامر موٹر ورکشاپ
سوزوکی اور تمام گاڑیوں کی مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
پروپرائیٹر: عامر شہزاد: 0332-4710920
ساہیوال روڈ رحمٰن کالونی نزد اقصیٰ سیکٹر ربوہ

سٹار جیولرز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
الرفیع بینکوئیٹ ہال فیکٹری ایریا سلام
بکنگ جاری ہے
رشید برادرز ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ
رابطہ: 0300-4966814,0300-7713128
0476211584,0332-7713128

FR-10